بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اصول احدیت و تثنیہ

مرتب: محمد نامدار خان بوزئی

مورخہ: ۱۷مئی ۲۰۰۶ء

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لیس کمثلہٖ شیئٍ (نہیں ہے کوئی چیز اس کے مثل) یہ آیت "قل ھو اللّٰہ احد" کی تفسیر بھی ہے، تنزیہ کا تقاضہ بھی اور اصول احدیّت بھی۔ "احد" (یکتا) زمان ومکان کی قید سے آزاد ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ سے "احد" تھا، "احد" ہے اور "احد" ہی رہے گا اور چونکہ آیت مذکورہ تصدیق کر رہی ہے کہ صرف اس کی ذات "بے مثل و بے نظیر" ہے اسی وجہ سے باقی سب کی "مثل و نظیر" ہونا ضروری ہے۔

صرف وہی ذات وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَد" (اور اس کا کوئی ہمسر نہیں) کی مصداق ہے اس وجہ سے باقی سب کا کم از کم ایک ہمسر ہونا ضروری ہے ورنہ اس کی احدیت ختم ہو جاتی ہے اور شرک قائم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ سورہ یٰسین میں اللہ سبحان وتعالیٰ سوال کرتا ہے:

اَوَ لَیۡسَ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنۡ یَّخۡلُقَ مِثۡلَهُمۡ ط (جس نے زمین اور آسمان پیدا کئے ہیں، کیا وہ اس بات پر قادر نہیں ہے کہ انہی [جیسے لوگوں] کی مثل پیدا کر دے؟)

پھر خود اسی آیت میں جواب بھی مہیا کر دیتا ہے تا کہ قیاس آرایوں کی گنجائش نہ رہے اور حضرتِ انسان غلط تاویل اور فن کلام کی خود ساختہ و دور از کار ترکیبوں اور باطنی معنوں کا کمال نہ دکھا سکے۔ فرماتا ہے:

بَلٰی وَهُوَ الۡخَلّٰقُ الۡعَلِيۡمُ (ہاں [کیوں نہیں] وہ تو خلّاق [وسب سے بڑا] علیم ہے) [سورہ یٰسین: ۸۱]

سورہ الذاریات میں اللہ تعالیٰ اسی بات کو اس طرح جتاتے اور واضح کرتے ہیں:

وَمِنۡ كُلِّ شَیۡءٍ خَلَقۡنَا زَوۡجَيۡنِ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ

اور ہر چیز کے ہم نے پیدا کئے زوجین تا کہ تم نصیحت (کا اعادہ) حاصل کرلو!

آیت میں مذکورہ لفظ "زَوۡجَیۡنِ" (دو زوج)...... زَوۡج" کا تثنیہ ہے۔ جس کا صیغہ جمع اَزۡوَاج" ہے اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ زَوۡج" کے اصل معنیٰ "جوڑی میں سے ایک" یعنی جوڑی دار کے ہیں۔ یہ جوڑی دار مخالف جنس بھی ہوسکتا ہے یا ہم جنس بھی۔ یعنی ہم جنس و مثل یا نقیض وضد۔ شاہ ولی اللہ مثل کو "مد مقابل" کہتے ہیں۔!

سب ہی جانتے ہیں کہ لسانِ عرب میں انسان کے دونوں ہاتھ اپنی مشابہت کی بنا پر ایک دوسرے کی زوج کہلاتے ہیں۔ ایک پیر کا موزہ دوسرے پیر کے موزے کا زوج کہلاتا ہے۔ ظاہر و باطن بھی ایک دوسرے کے زوج کہلاتے ہیں حتیٰ کہ Matter اور Anti Matter ایک دوسرے کے زوج کہلاتے ہیں اور اپنا وجود رکھتے ہیں۔ اللہ کے نزدیک یہی تخلیقِ مخلوق کا قاعدہ ہے جسے علماء نے اصولِ تثنیہ کہا ہے۔ پس جوڑی دار جب اپنے ذاتی اور صفاتی وجود میں ایک دوسرے کی مثل ونظیر ہوں یا ضد ونقیض ہوں، لفظ زَوْج'' کے مفہوم میں داخل تسلیم کیے جاتے ہیں۔ چنانچہ مذکورہ بالا آیت بتا رہی ہیکہ جب کوئی شیء پیدا کی جاتی ہے تو اس شیءٍ کی زَوْج'' کی تخلیق بھی لازم ہو جاتی ہے۔ اس ضمن میں یہ بھی جاننا چاہیے کہ یہ عمل زمان ومکان کی قید سے آزاد ہوتا ہے۔ جب کہ مثل کی صفات، صلاحیتیں ومقتدرہ ہر لحاظ سے ایک جیسی ہوتی ہیں!

متذکرہ بالا اصول تثنیہ کا اثبات سورہ رحمٰن کی بعض آیات بڑی عمدگی سے مہیا کرتیں ہیں جس میں دو مشرق، دو مغرب، دو دریاؤں، دو چشموں دو باغات، میوں کی دو اقسام اور دو جنتوں کے وجود کا ذکر آیا ہے۔ مفسرین ان آیات کو متشابہات تسلیم نہیں کرتے! یہی وہ آثار ہیں جو ہمیں غور وفکر کی دعوت دیتے ہیں۔ آیئے اب آیت کریمہ کے دوسرے اہم لفظ شیءٍ کی تاویل پر نظر ڈالتے ہیں۔ معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے مرسلین کو بھی شیءٍ سے تعبیر کیا ہے۔ چنانچہ حضرت زکریاؑ سے سورہ مریم آیت:۹ میں فرمایا:

وَقَدْ خَلَقْتُکَ مِن قَبْلُ وَلَمْ تَکُنْ شَیْأً

اور میں نے تجھے پیدا کیا حالانکہ تو اس سے قبل کوئی شئی نہیں تھا!

پس جب ہر شیءٍ کی زوج تخلیق کی گئی ہے تو مرسلین کی زوج یعنی مثل ونظیر اور نقیض وضد کی تخلیق بھی سنت الٰہی کے تحت لازمی ہوئی۔ اللہ کی یہ سنت اس کے اپنے کلام پر بھی ثابت ہے۔ فرمایا: "**اللّٰہ نزل احسن الحدیث کتبا متشبھا مثانی** (اللہ نے بہترین کلام نازل کیا ایک ایسی کتاب جس کی آیات ایک دوسرے سے مشابہ وجوڑا جوڑا ہیں)۔ لفظ ثانی لفظ مثنیٰ کی جمع ہے جس کے معنی ہیں وہ چیز جو دو دو کر کے ہو اور ان دونوں میں اس طرح مشابہت و مماثلت ہو جس طرح زوج کی ہوتی ہے۔ برسبیلِ تذکرہ عرض ہیکہ اس آیت نے ہمیں ہماری رہنمائی کے لیے مشابہت ومماثلت کے جانچنے کا ایک اجمالی خاکہ یا اندازہ بھی مہیا کر دیا ہے! چنانچہ اس آیت کی رہنمائی میں ہم اپنی تحقیق وقرآن فہمی کا سفر جاری رکھ سکتے ہیں۔

اس سلسلے کی معروف حدیث ترمذی اور در منثور میں حضرت عباسؓ سے مروی ہے۔ ان **اللّٰہ خلق سبع**

الارض، فی کل ارض آدم کا آدم ونوحاً کا نوحکم، ابراهیم کا ابراهیمکم، عیسیٰ کا عیسٰکم و نبی کنبیکم ۔(بیشک اللہ نے سات زمینیں پیدا کیں اور ہر زمین میں تمہارے آدمؑ کی طرح آدمؑ ،تمہارے نوحؑ کی طرح نوحؑ اور تمہارے ابراہیمؑ کی طرح ابراہیمؑ اور عیسیؑ کی طرح عیسیؑ اور تمہارے نبیؐ کی طرح نبیؐ ۔)

مندرجہ بالا حدیث کو تفسیر ابن کثیر میں سورہ طلاق کی آیت نمبر۱۲ کی تاویل میں بیان کیا گیا ہے اور اسی حدیث پر ایک طویل بحث ''تحذیر الناس'' میں بھی پائی جاتی ہے۔جس میں مصنفِ کتاب علامہ قاسم نانا توی نے سورہ طلاق کی آیت:۱۲ کو اس حدیث کو موئد ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ صفحہ ۱۸ پر فرماتے ہیں: ''بلکہ اگر بالفرض آپؐ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔مگر جیسے اطلاق خاتم النبین اس بات کو مقتضی ہے کہ اس لفظ میں کچھ تاویل نہ کیجئے اور علی العموم تمام انبیاء کا خاتم کہیے اسی طرح اطلاق لفظ مثلہن جو آیت اللہ الذی خلق سبع سمٰوات و من الارض مثلهن ینزل الا مر بینهن (الطلاق:۱۲) میں واقع ہے، اس بات کو مقتضی ہے کہ سواء تبائن ذاتی ارض وسماء جو لفظ سمٰوات اور لفظ ارض سے مفہوم ہے اور ان دونوں لفظوں کا ذکر کرنا اس باب میں بمنزلہ استثناء ہے اور نیز علاوہ اس تبائن کے جو بوجہ اختلاف لوازم ذاتی یا اختلاف مناسبات ذاتی، خواہ منجملہ لوازم وجود ہوں یا مفارق بین السماء والارض متصور ہے۔اور بالتزام مستثنیٰ ہے بجمیع الوجوہ بین السماء والارض، مماثلت ہونی چاہیے'' ۔(مصنف کے منشاء کو گمشدگی سے بچانے کی خاطر الفاظ کے نیچے خط راقم السطور نے کھینچا ہے)

علّامہ کی مندرجہ بالا بحث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حدیثِ مبارکہ اور آیت،کریمہ کے الفاظ مقتضی ہیں کہ مماثلت ہونی چاہیے۔ چنانچہ اس استنباط کے تحت یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہیکہ حدیث میں مذکور تمام انبیاء کی مثل ونظیر کا ہونا مسلم ہے۔فاضل مصنف، نبی کریم ﷺ کے بارے میں اہلِ تشیع کی طرح ''رجعتِ رسول اللہ ﷺ''،یعنی نبی کریم ﷺ کی اس دنیا میں دوبارہ آمد کے قائل نظر آتے ہیں (صفحہ:۲۶،تحذیر الناس) چنانچہ اسی عقیدہ کا سہارا لیتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی مثل ونظیر شخصیت کو خود ذاتِ محمدؐ ﷺ تسلیم کرتے ہیں جس کے سبب انہیں ان ذواتِ مقدسہ یعنی نبی کریم ﷺ اور ان کی مثل ونظیر کے درمیان تسویت ومماثلت ثابت کرنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔اگر کوئی اور نظریہ پیش کرتے تو ہندوستان میں ایک اور ''شہیدوں کے حظیرہ'' کا وجود میں آجانا ناممکن نہ تھا!

حافظ ابن کثیر نے بھی اپنی تفسیر میں مذکورہ آیت (سورہ الطلاق:۱۲) کے بارے میں ابن جریرؒ کے حوالے سے حضرت ابن عباسؓ کی ایک روایت بیان کی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ''اگر میں اس کی تفسیر

تمہارے سامنے بیان کردوں، تم اسے نہ مانو گے اور نہ ماننا جھوٹا جاننا ہے۔‘‘اس کے آگے لکھتے ہیں: اور روایت میں ہے کہ کسی شخص نے اس آیت کا مطلب پوچھا تھا اس پر آپؐ نے فرمایا’’میں کیسے باور کرلوں کہ جو میں تجھے بتلا دوں گا؛ تو اس کا انکار نہ کرے گا؟‘‘

قرآنِ کریم کی تفہیم وتفقہ کی تبلیغ سے متعلقہ فضاء کی موجودہ صورتحال یہ ہیکہ جو کوئی مفسر یا مترجم، مرّوجہ تراجم وتفاسیر ماثورہ سے اختلاف کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اسے کفر کے فتویٰ کی مشین گن کا شکار بنا دیا جاتا ہے۔ یہ کبھی نہیں غور کیا جاتا کہ اگر قدیم زمانے کی لکھی ہوئی تفاسیر نے سارے موضوعات کا تسلی بخش احاطہ کرلیا ہے تو موجودہ زمانے میں ہر سال اتنی ساری تفاسیر کیوں لکھی جا رہی ہیں؟

اور یہ بات بالکل صحیح ہیکہ مسلکی اختلافات و اجراءِ فتوں کے احتمالات کے پس منظر نے تفاسیر وتراجم پر قدرے زیادہ اپنا اثر ڈالا چنانچہ اس کا اثر مذکورہ حدیثِ مبارکہ پر بھی ہوا اور یہ حدیث (نعوذ باللہ) مشکوک بنا دی گئی۔ راقم کی معلومات اس ضمن یہ ہیں کہ محترم قاسم نانا توی صاحب کے بعد اس حدیث پر کسی حلقہ فکر نے گفتگو نہیں کی ہے اور اگر گفتگو ہوئی بھی ہے تو وہ طباعت وتشہیر کے عمل سے گزر کر منظر عام پر نہیں آئی! مگر الحمد للہ.........خوش آئند بات یہ ہیکہ تفہیم وتفقہ کی کمزوریوں کے باوجود محولہ آیتِ کریمہ کو کسی زمانے میں بھی نہ تو خارج از قرآن تصور کیا گیا اور نہ ہی فلسفہ’’ناسخ ومنسوخ‘‘ کی نظر کیا گیا!

آخر میں ہم سورہ اسراء کی ایک آیت پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں جو زیر بحث مضمون کو اس کے منطقی انجام تک پہنچا دیتی ہے۔ اللہ سبحان وتعالیٰ پوچھتا ہے: اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ‘‘ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ۝ (کیا وہ اس بات پر نظر نہیں ڈالتے کہ اللہ، جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اس بات پر [بھی] قادر ہے کہ انہی کی مثل پیدا کردے؟ اور [حقیقت یہ ہیکہ اس امر کا] ان کے لیے مقرر کردیا ہے ایک وقت جس میں کوئی شک نہیں ہے۔ ظالموں نے انکاری کے سواء [کچھ] نہ کیا۔) [اسراء آیت: ۹۹]

الحمدلله رب العالمین!

مصادر و مراجع:

۱۔ تفسیر ابنِ کثیر — مولفہ علامہ اسمٰعیل ابن عمر ابنِ کثیر، مطبوعہ نور محمد کارخانہ کتب، آرام باغ کراچی

۲۔ تحذیر الناس — از علامہ قاسم نانا توی صاحب مع تکملہ محمّد ادریس کاندھلوی، دارالاشاعت، اردو بازار؛ کراچی

۳۔ مفردات القرآن — علامہ راغب اصفہانی، مترجمہ محمد عبدہ فیروز پوری، ناشر شیخ شمس الحق، ۲۲۸ کشمیر بلاک، اقبال ٹاون؛ لاہور